آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیٔ نبوت اور اس کو نبی ماننے والا واجب القتل ہے

مولانا محمد سرفراز خان صفدر

نصوص قطعیہ، احادیث صحیحہ متواترہ اور اجماع اُمت سے مسئلۂ ختمِ نبوت کا اتنا اور ایسا قطعی ثبوت ہے کہ اس میں تامل کرنے والا بھی کافر ہے بلکہ صحیح اور صریح احادیث کی رو سے مدعی نبوت اور اس کو نبی ماننے والا واجب القتل ہیں مگر یہ قتل صرف اسلامی حکومت کا کام ہے نہ کہ رعایا اور افراد کا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (المتوفی ۳۲ھ) سے روایت ہے:

قال قدجاء ابن النواحة وابن اثال رسولين للمسيلمة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهما رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم تشهدان انی رسول الله؟ فقالا نشهد ان مسيلمة رسول الله فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آمنت بالله و رسله لو كنت قاتلاً رسولاً لقتلتكم قال عبداللهؓ فمضت السنة بان الرسل لاتقتل فاما ابن اثال فكفا ناه الله واما ابن النواحه فلم يزل فی نفسی حتی امكننی الله تعالىٰ منه.

وہ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب کے دو سفیر عبداللہ بن نواحہ اور اسامہ بن اثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا کہ تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کہ ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا اگر میں کسی قاصد کو قتل کرتا تو تمہیں قتل کر دیتا۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ بین الاقوامی دستور اور سنت یوں جاری ہے کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا رہا۔ ابن اثال کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی

اس کی کفایت کر دی (اسامہؓ بن اثال بعد کو مسلمان ہو گئے تھے۔ البدایۃ والنہایۃ ج ۶ ص ۵۲) اور ابن نواحہ کا معاملہ میرے دل میں کھٹکتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی قدرت دی اور میں نے اسے قتل کروایا۔

(ابوداؤد الطیالسی ص ۳۴ واللفظ لہٗ مستدرک ج ۳ ص ۵۲ قال الحاکمؒ والذہبیؒ صحیح و مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۴۷ و مسند احمد ج ۱ ص ۳۹۰ و نحوہ فی الدارمی ص ۳۳۲ طبع ہند)

اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی تسلیم کرنے والا واجب القتل ہے۔ رکاوٹ صرف یہ پیش آئی کہ اس وقت اسامہ بن اثال اور عبداللہ بن نواحہ سفیر تھے اور سنت اور اس وقت کے بین الاقوامی دستور کے مطابق سفراء کو قتل نہیں کیا جاتا تھا تاکہ پیغام رسانی میں کسی قسم کی کوئی کمی اور کوتاہی باقی نہ رہ جائے۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں جب حضرت عبداللہ بن مسعود کوفہ کے گورنر تھے تو عبداللہ بن نواحہ ان کے قابو آ گیا اور وہ اپنے اس باطل عقیدہ سے باز نہ آیا اور توبہ کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت قرظہ بن کعب کو حکم دیا کہ وہ ابن نواحہ کی گردن اُڑا دے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (مستدرک ج ۲ ص ۵۳ قال الحاکم والذہبیؒ صحیح)

اور حضرت ابن مسعودؓ نے اس موقع پر ابن نواحہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

فانت الیوم لست برسول فامر قرظة بن کعب فضرب عنقه فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الیٰ ابن النواحة قتیلاً بالسوق.

آج کے دن تو قاصد نہیں ہے پھر انہوں نے حضرت قرظہؓ بن کعب کو حکم دیا اور انہوں نے کوفہ کے بازار میں ابنِ نواحہ کی گردن اُڑا دی پھر فرمایا کہ جو شخص ابن نواحہ کو بازار میں مقتول دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھ لے۔

(ابوداؤد ج ۲ ص ۲۴)

اور سنن الکبریٰ ج ۸ ص ۲۰۶ اور طحاوی ج ۲ ص ۱۰۲ میں روایت ہے کہ عبداللہ بن نواحہ کوفہ کی مسجد بنوحنیفہ میں نماز پڑھتا تھا اور اس کے مؤذن نے اذان میں اشهد ان لا اله الا الله کے بعد وان مسیلمة (الکذاب) رسول اللہ کہا (معاذ اللہ تعالیٰ)

زندیق کی تعریف

زندیق شرعاً ہر ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہو اور شعائرِ اسلام کا اظہار بھی کرتا ہو مگر کسی کفریہ عقیدہ پر ڈٹا ہوا ہو۔ چنانچہ علامہ سعد الدین تفتازانیؒ المتوفی ۷۹۲ھ لکھتے ہیں کہ:

وان کان مع اعترافه بنبوة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واظهار شعائر الاسلام یبطن عقائد هی کفر بالاتفاق خص باسم الزندیق.

اگر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہے اور شعائرِ اسلام کا اظہار بھی کرتا ہے لیکن دل میں ایسے عقیدے رکھتا ہے جو بالاتفاق کفر ہیں تو وہ زندیق ہے۔

(شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۵۷ ومثلہ فی کلیات ابی البقاءؒ ص ۵۵۳)

اور حضرت ملا علی القاریؒ زندیق کا یہ معنیٰ بیان کرتے ہیں:

اومن یبطن الکفرو یظهر الایمان.

یا وہ جو کفر کو چھپاتا اور ایمان کو ظاہر کرتا ہو۔

(مرقات ج ۷ ص ۱۰۴)

علامہ ابن عابدین ...... الشامیؒ المتوفی ص ۱۲۵۲ھ فرماتے ہیں کہ:

فان الزندیق یموه بکفره ویروج عقیدته الفاسدة و یخرجها فی الصورة الصحیحة وهذا معنی ابطان الکفرا.

(شامی ج ۳ ص ۳۲۴)

زندیق ملمع سازی کر کے اپنے کفر کو پیش کرتا ہے فاسد عقیدہ کی ترویج کرتا ہے اور اس کو صحیح صورت میں ظاہر کرتا ہے اور کفر کے چھپانے کا یہی مطلب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ احمدؒ بن عبدالرحیمؒ محدث دہلویؒ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:

وان اعترف به ظاهرا لکنه یفسر بعض ماثبت من الدین بخلاف مافسره الصحابةؓ والتابعونؒ واجمعت علیه الامة فهو الزندیق.

(مسوی ج ۲ ص ۱۰۹)

اور اگر وہ ملحد ظاہری طور پر تو دین کو مانتا ہے مگر ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کی ایسی تفسیر کرتا ہے جو حضرات صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور اُمت کے اجماع کے خلاف ہو جیسے قادیانی خاتم النبیین کا معنیٰ کرتے ہیں تو وہ زندیق ہے۔ (صفدر)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب (المتوفی ۱۳۹۶ھ) مفتی اعظم پاکستان فرماتے ہیں کہ:

''زندیق کی تعریف میں جو عقائد کفریہ کا دل میں رکھنا ذکر کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ مثل منافق کے اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کرتا بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے عقائد کفریہ کو ملمع کر کے اسلامی صورت میں ظاہر کرتا ہے۔'' (کذا فی الشافی) (جواہر الفقہ ج ا ص ۲۹)

نزاو ہم

خود قادیانیوں کو اور ان کے کفر میں تردد کرنے والے بعض نوخیز انگریزی خوانوں کو یہ وہم ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت نے پاک و ہند اور بعض دیگر ممالک میں اسلام پھیلایا اور دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ لہٰذا ان کی تکفیر مناسب نہیں لیکن یہ ان کا نرا دجل اور مکر ہے۔ اوّلاً اس لیے کہ ختم نبوت جیسے قطعی عقیدہ کا انکار کرنا اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و نزول کا انکار کرنا اور ظالم انگریز کی تائید میں تعریف کے پل باندھ دینا اور 50 الماریاں اس کی تائید میں لکھ مارنا دینِ اسلام کی کون سی خدمت ہے؟ اور یہ خرافات دینِ اسلام کے کن عقائد کا نام ہے؟ اگر معاذ اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کو مٹانا اور اس کے بنیادی عقائد کو بدل ڈالنا اور پیغمبروں کی قابلِ احترام ہستیوں کی کھلے طور پر توہین کرنا اسلام کی خدمت ہے؟ تو یہ قادیانیوں کی اپنی خانہ ساز اصطلاح اور اختراع ہے۔ ثانیاً اگر بالفرض کسی کافر و فاجر سے دین کی کوئی تائید ہو بھی جائے تو اس سے اس کا مسلمان اور متقی ہونا کیونکر اور کیسے ثابت ہو جائے گا؟ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ غزوۂ خیبر میں قزمان نامی منافق نے میدانِ جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور وہ زخمی ہوا اور خودکشی کر لی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا کہ:

ان اللہ لیؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر. (بخاری ج ا ص ۴۳۰ و ص ۲۰۳ ج ۲ و سنن الکبریٰ ج ۸ ص ۱۹۷)	بے شک اللہ تعالیٰ فاجر کے ذریعہ بھی اس دین کو تقویت پہنچا دیتا ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے یوں آتا ہے:

سیشدد ھذا الدین برجال لیس لھم عنداللہ خلاق. (الجامع الصغیر ج ۲ ص ۳۶	عنقریب اس دین کو ایسے مردوں کے ساتھ مضبوط کیا جائے گا جن کے لیے اللہ تعالیٰ کے

وقال صحیح والسراج المنیر ج۲ ص۳۵۴، وقال حدیث صحیح)

نزدیک (ایمان وخیر کا) کوئی حصہ نہ ہوگا۔

اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ باطل فرقوں میں سے کسی شخص کے قول وفعل سے دینِ اسلام کی تقویت تو ہوسکتی ہے مگر اسلام کے کسی مسئلہ اور پہلو کی تائید وتقویت سے فاجر وملحد وزندیق کا ایمان واسلام اور تقویٰ ثابت نہیں ہوسکتا اور اس کے مومن ومسلم کہلانے سے وہ مومن ومسلم نہیں ہوسکتا کیونکہ اسلام کے قطعی عقائد سے اس کا انکار ہوتا ہے اور دل ایمان وایقان سے خالی ہوتا ہے۔

سفر کی سمت کا کوئی تعین ہو تو کیسے ہو
غبار کارواں کچھ راستہ کچھ اور کہتا ہے

محض نبوت کے زبانی اقرار سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا

حضرت فقہاء کرامؒ محدثین عظامؒ اور متکلمین ذوی الاحترام کے نزدیک ایمان کی شرعی تعریف یہ ہے:

واما فی الشرع فھو التصدیق بما علم مجییٔ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہ ضرورۃ تفصیلاً فیما علم تفصیلاً واجمالاً فیما علم اجمالاً وھذا مذھب جمھور المحققین۔
(فتح الملہم ج۱ ص۱۵۲)

شریعت میں ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ہر اس ضروری چیز کی تصدیق کی جائے جس کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لے کر آئے ہیں جو چیزیں تفصیلاً معلوم ہوں، ان کی تفصیلاً تصدیق ہو اور جو چیزیں اجمالاً معلوم ہوں، ان کی اجمالاً تصدیق ہو یہی جمہور محققین کا مذہب ہے۔

اس سے ایمان کا شرعی معنیٰ واضح ہوگیا نہ یہ کہ محض آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار سے کوئی مسلمان ہوسکتا ہے۔ امام ابو محمد عبدالملک بن ہشام (المتوفی ۲۱۳ یا ۲۱۸ھ) مسیلمہ (بن حبیب وقیل ابن ثمامہ ابوثمامہ الکذب) کے بارے لکھتے ہیں کہ:

واحل لھم الخمر والزنا ووضع عنھم الصلوٰۃ وھو مع ذلک یشھد لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ نبی۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۷۷)

مسیلمہ نے ان کے لیے شراب وزنا کو حلال کیا اور نمازوں کی چھٹی دے دی مگر بایں ہمہ وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے یہ شہادت دیتا تھا کہ آپ نبی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت میں شراب وزنا کی حرمت قطعی ہے' ان کو حلال کرنا اور نمازوں کو معاف کرنا جن کا پڑھنا اور ادا کرنا آپ کی شریعت میں دین کی بنیاد ہے' قطعاً کفر ہے پھر محض زبانی طور پر آپ کی نبوت کے اقرار کرنے سے مسیلمہ کذاب کو کیا فائدہ ہوا؟ اور وہ کفر سے کیونکر بچ سکا اور پھر خود نبوت کا دعویٰ کرنے سے وہ غضب علیٰ غضب اور کفر فوق کفر کا مرتکب ہوا۔ (عیاذ باللہ تعالیٰ)

• شیخ الاسلام حافظ احمدؒ بن عبدالحلیمؒ ابن تیمیہؒ (المتوفی ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں کہ:

قد اجمع المسلمون ان من سب اللہ تعالیٰ اوسب رسوله صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اورفع شیئا مما انزل اللہ اوقتل نبیا من انبیاء اللہ انه کافروان کان مقرا بما انزل اللہ تعالیٰ.

(الصارم المسلول ص ۵۱۴)

تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع واتفاق ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا یا اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں سے کسی کو رد کر دیا یا اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے کسی نبی کو شہید کر دیا تو وہ شخص کافر ہے اگرچہ زبانی طور پر وہ ما انزل اللہ تعالیٰ کا مُقر ہو۔

یہ تمام صریح حوالے اس پر دال ہیں کہ صرف زبانی طور پر اسلام کا دعویٰ کرنا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا اقرار کر لینا ہی مسلمان کہلانے کے لیے کافی نہیں ہے بلکہ تمام ضروریاتِ دین کا یقین واذعان کرنا ضروری ہے۔ لاریب فیہ